جناب پروفیسر ڈاکٹر نثار محمد *

# تولید و پیدائش کے جدید طریقے

## (ٹسٹ ٹیوب بے بی و سروگیٹ ماں اور اس سے متعلقہ مسائل)

زمانہ قدیم سے انسان کے ذہن میں یہ سوال ابھرتا رہا ہے کہ رحم مادر میں انسان کی پیدائش کیسے ہوتی ہے اور کن مراحل سے گزر کر نطفہ ایک خوبصورت انسان کا روپ دھار لیتا ہے؟ اس قسم کے سوالات کے تسلی بخش جواب پانے کے لئے انسان کو کئی صدیوں تک انتظار کرنا پڑا۔ تا آنکہ ۱۷ ویں صدی میں جدید علم الاجنہ (Embryology) نے انسانی ذہن میں ابھرنے والے اکثر سوالات کے تسلی بخش جوابات دینے کی کوشش کی ۱۷ ویں صدی سے قبل انسانی پیدائش کے بارے میں مختلف قسم کے نظریات تھے' جو تمام تر مفروضات پر مبنی تھے۔ ان کی مختصر تفصیل درج ذیل ہے۔

۱۔ ایک مکتبہ فکر کا خیال تھا کہ انسانی پیدائش حیض کے خون سے ہوتی ہے' یہی وجہ ہے کہ عورت کے حاملہ ہونے کے بعد اس کی ماہواری بند ہو جاتی ہے۔ (۱)

۲۔ ایک اور مکتبہ فکر کا خیال تھا کہ رحم مادر میں انسان کی تخلیق صرف مرد کے منی سے ہوتی ہے اور منی میں اگر معمولی سی کمی ہو جائے تو اسی حساب سے انسان نامکمل پیدا ہوتا ہے۔

۳۔ ۱۶۷۲ء میں جب ڈی گراف (De-Graff) نامی سائنسدان نے زنانہ نطفہ (بیضہ) کا پتہ چلایا تو سائنسدانوں نے یہ نظریہ قائم کر لیا کہ اس بیضہ میں پہلے سے بنا بنایا (Pre formed) ایک چھوٹا سا نظر نہ آنے والا انسان موجود ہوتا ہے۔ اور رحم میں داخل ہونے کے بعد اسکی نمو (Growth) شروع ہو جاتی ہے۔ سائنسدانوں کی اس جماعت کو اوویسٹس (Ovists) کہا جانے لگا۔ (۲)

۴۔ ۱۶۷۷ء میں جب ہیم (Hamm) اور لی یون ہاک (Lee U Von Hoek) نے مادہ منویہ میں جوہر انسانی سپرمیٹوزو (Spremetozoa) کا پتہ چلایا (۳) تو سائنسدانوں کی ایک جماعت نے کہنا شروع کر دیا۔ کہ مرد کے مادہ منویہ میں پہلے سے بنا بنایا انسان موجود ہوتا ہے' سائنسدانوں کے اس مکتبہ فکر کو سپرمسٹس (Spermists) کہا جانے لگا۔ (۴)

---

* ایسوسی ایٹ پروفیسر چیئرمین - ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک تھیالوجی' اسلامیہ کالج یونیورسٹی پشاور

۱۷۷۵ء تک ان مختلف الخیال سائنسدانوں میں سے کسی نے بھی انسانی تخلیق کے لئے مردانہ وزنانہ نطفوں کی اہمیت کی نشان دہی نہیں کی تھی۔ ۱۷۷۵ء میں سپلین زانی (Spallan Zani) نے پہلی بار اس کا انکشاف کیا کہ جنین (Embryo) کی تخلیق کے لئے مرد وعورت دونوں کے نطفوں کا ہونا ضروری ہے۔ (۵)

لیکن ان کے برعکس جب ہم ان سائنسی معلومات کا قرآن حکیم اور نبی کریمؐ کی احادیث سے موازنہ کرتے ہیں، تو پتہ چلتا ہے کہ قرآن حکیم نے نہایت صراحت کے ساتھ انسانی تخلیق کے لئے مرد وعورت دونوں کا وجود لازمی قرار دیا ہے۔ ارشاد ربانی ہے: **یاایھا الناس انا خلقنکم من ذکر وانثی** (۶)

ترجمہ: ''اے لوگوں ہم نے تمہیں مرد وعورت (دونوں) سے پیدا کیا۔''

نبی کریم ﷺ نے نہایت دوٹوک الفاظ میں انسانی تخلیق کے لئے نطفۃ الرجل اور نطفۃ المراۃ کی اہمیت اجاگر کرتے ہوئے ایک یہودی کے سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا:

**یا یھودی! من کل یخلق ' من نطفۃ الرجل و من نطفۃ المراۃ** (۷)

یعنی اے یہودی انسان مرد وعورت دونوں کے نطفوں سے پیدا کیا گیا ہے۔

مرد وعورت دونوں کے نطفوں میں کسی سے نقص ہو یا مرد وعورت کے اعضاء توالد وتناسل (Male and Female genital Organs) میں کوئی خرابی ہو تو وہ جوڑا بچے پیدا کرنے کے قابل نہیں رہتا۔ طبی اصطلاح میں اس کو انفرٹلٹی (Infertility) کہا جاتا ہے۔

اسلام نے ایک طرف اگر شادی کو انفرادی اعتبار سے انسان کیلئے باعث سکون قرار دیا۔ جیسا کہ ارشاد ربانی ہے: **ومن آیتہ ان خلق لکم من انفسکم ازواجاً لتسکنوا الیھا وجعل بینکم مودۃ ورحمۃ** (۸)

ترجمہ: اور اس کی نشانیوں میں سے یہ کہ اس نے تمہارے لئے تمہارے ہی نفسوں میں سے جوڑا پیدا کیا تاکہ تم اس سے سکون سے رہ سکو اور تمہارے درمیان محبت اور رحمت کا جذبہ پیدا کیا۔

تو دوسری طرف اسے اجتماعی اعتبار سے نوع انسانی کی حفاظت کے لئے ایک معاشرتی فرض قرار دیا' تاکہ شادی کے ذریعے نوع انسانی کی حفاظت کی جاسکے' اور نوع انسانی کی حفاظت تبھی ممکن ہوسکتی ہے' جب میاں بیوی بچہ پیدا کرنے کے قابل رہیں۔ اسی اجتماعی معاشرتی فرض کی طرف رغبت دلاتے ہوئے نبی کریم ﷺ نے سینکڑوں سال قبل ارشاد فرمایا تھا۔ **تزوجو الودود فانی مکاثر بکم الامم** (۹)

ترجمہ: ''محبت کرنے والی اور زیادہ بچے جننے والی عورت سے نکاح کیا کرو' اس لئے کہ میں تمہاری وجہ سے کثیر الامم نبی ہوں گا۔''

شادی کے بعد جب کوئی جوڑا بچے پیدا کرنے سے قاصر رہ جاتا ہے' تو معاشرے کے تمام افراد کی نظریں ان

کی طرف ہوجاتی ہیں ان میں اس جوڑے کے دوست واحباب بھی ہوتے ہیں اور باہر کے لوگ بھی' یہاں تک کہ سسرال والے بھی جب اپنی بہو کی گود کو بچے سے خالی پاتے ہیں تو وہ بھی اپنے بیٹے کے لئے دوسری شادی کا سوچنا شروع کردیتے ہیں۔ کیونکہ ان کے خیال میں بانجھ پن کی تمام تر ذمہ داری لڑکی پر عائد ہوتی ہے اور یہی بانجھ پن (خواہ لڑکی کی طرف سے ہو یا لڑکے کی طرف سے) بعد میں کئی معاشی' معاشرتی اور اخلاقی مسائل کو جنم لیتی ہیں۔ ۱۹ویں صدی میں میڈیکل سائنس نے بانجھ پن کی وجوہات کا پتہ چلایا اور ان اسباب کی نشان دہی کی' جو بانجھ پن کا باعث بنتی ہے' اس کے ساتھ ساتھ اس کے لئے علاج اور ایسے طریقے بھی تجویز کئے' جس کی بناء پر اب ایک عقیم جوڑے بھی بچے پیدا کرنے کے قابل ہوسکا ہے۔

**بانجھ پن کیوں ہوتا ہے؟**

۱۔ مرد و عورت کے اعضاء تولد و تناسل (Male and Female genital Organs) میں کوئی نقص [۱۰]

۲۔ مردانہ نطفہ کے اخراج کی نالی (Ductus Deference) یا پیشاب کی نالی (Urethere) کا کسی بیماری کے باعث بندش [۱۱]

۳۔ سرعت انزال (Pre Mature Ejaculation) جس کی وجہ سے مادہ منویہ اپنی مطلوبہ مقام تک نہیں پہنچ پاتا [۱۲]

۴۔ مردانہ نطفہ (سپرم سلز) کا غیر متحرک' کمزور یا بیکار ہونا [۱۳]

In Active/Defective and non Motile Sperm Cells

(۵) زنانہ نطفہ (بیضہ) کے اخراج کی نالی قنات المبیض (Fallopian Tube) [۱۴] کا کسی بیماری کے باعث بندش [۱۵] (ہمارے ہاں عام طور پر ٹی بی کی وجہ سے یہ نالی متاثر ہوتی ہے)

(۶) زنانہ نطفہ (بیضہ) کا غیر متحرک کمزور یا بیکار ہونا [۱۶]

(۷) بیضہ دان (Ovaries) میں کوئی خرابی [۱۷]

(۸) رحم (Utereus) میں مخصوص قسم کی رسولی (Fibroids) [۱۸]

(۹) رحم کا نطفہ الامشاج قبول کرنے سے انکار [۱۹]

انسانی بدن کے درج بالا نقصائص کی بناء پر کسی بھی جوڑے کے ہاں بچوں کا پیدا ہونا محال ہے' لیکن بچوں کے لئے خواہش اور معاشرتی دباؤ کو ختم کرنے یا کم سے کم کرنے کے لئے طبی ماہرین نے اس پیچیدہ مسئلے کے حل کے لئے کاوشیں شروع کیں۔ تاکہ مصنوعی طریقے سے بچے کی پیدائش کو ممکن بنایا جاسکے۔

گذشتہ تیس سالوں کے تحقیق' لیبارٹری ورک اور اربوں ڈالر خرچ کرنے کے بعد بالآخر سائنسدان مصنوعی

طریقہ سے بچہ پیدا کرنے میں کامیاب ہوگئے‘ مصنوعی طریقے سے بچے کی پیدائش کے عمل کو طبی ماہرین نے ان وٹرو فرٹیلائزیشن (In Vitro Ferti Zation) یعنی رحم کے باہر مصنوعی طریقے سے عمل بار آوری کا نام دیا۔ اور عرف عام میں اس کو ٹسٹ ٹیوب بے بی کا نام دیا گیا ہے۔[۲۰]

سب سے پہلے ۱۹۷۰ء میں ایڈورڈ (Edward) سٹپٹو (Steptoe) اور پرڈی Purdy نامی سائنسدانوں نے لیبارٹری میں کامیابی کے ساتھ مردانہ اور زنانہ نطفوں کو ملایا۔ لیکن اس سے بچے کی پیدائش نہ ہوسکی۔[۲۱] لہذا بچے کی پیدائش کو ممکن بنانے کے لئے تحقیق کے کام کو مزید تیز کیا گیا اور صرف آٹھ سال بعد ۲۵ جون‘ سنہ ۱۹۷۸ء میں دنیا میں پہلی ٹسٹ ٹیوب بے بی پیدا کی گئی‘ جس کا نام لوئس براؤن (Louse Brown) رکھا گیا۔

یہ بچی جان براؤن (John Brown) اور اس کی بیوی لیزی براؤن Lasey Brown کے ہاں مصنوعی طریقے سے پیدا کی گئی۔

طب کی تاریخ میں اس عظیم کامیابی کا سہرے ڈاکٹر سٹپٹو Dr. Steptoe اور رابرٹ ایڈورڈ Rober Edward کے سر جاتا ہے۔ جنہوں نے کئی سال مسلسل تحقیق و جستجو اور لیبارٹری ورک کے بعد اس ناممکن کو ممکن بنا دیا[۲۲]

## مصنوعی طریقے سے حمل پیدا کرنے کے مدارج

**EARLY STEPS FOR INVITRO FERTILIZATION**

رحم مادر کو مصنوعی طریقے سے حمل کے قابل بنانے کے تین مدارج ہیں۔

۱) مصنوعی طریقے سے پختہ بیضہ حاصل کرنا۔

۲) مصنوعی طریقے سے مردانہ نطفہ حاصل کرنا۔

۳) ان حاصل شدہ دونوں نطفوں کا مصنوعی طریقے سے رحم کے باہر ملاپ[۲۳]

### ٹسٹ ٹیوب بے بی کے لئے نطفہ الرجل کے حصول کے ذرائع

(۱) شوہر کے نطفہ سے (A.I.H.S)

(۲) رضاکار کے نطفہ سے (A.I.D.S)

(۳) شوہر و رضاکار دونوں کے مخلوط نطفوں سے (A.I.H.D.S)

### رحم کے باہر مصنوعی طریقے سے عمل بار آوری کے مختلف طریقے

**Different Types of in Vitro Fertilization/Test Tube Baby**

(۱) مصنوعی طریقے سے نطفہ الرجل کا رحم میں داخل کرنا۔

**Intra Uterine Inseminataion (I.U.I**

اس مصنوعی طریقہ حمل میں پہلے سے حاصل شدہ مردانہ نطفہ (سپرم سلز) کی انجکشن کی مدد سے رحم میں اس وقت ڈال دیا جاتا ہے۔ جب عورت حیض سے پاک ہونے کے بعد اس کے نطفے (بیضہ) کے اخراج کا وقت ہوتا ہے' عام طور پر طہر کے پہلے ہفتے کے بعد آئندہ دو تین دنوں میں کسی بھی وقت بیضہ خارج ہوتا ہے' اور یوں اس بیضے کے ساتھ پہلے سے حاصل شدہ مردانہ نطفہ انجکشن کے ذریعے رحم میں داخل کر کے نطفۃ الامشاج (Zygote) بنادیا جاتا ہے (۲۴)

(۲) پردہ صفاق کے درمیان سے ہوکر براہ راست نطفۃ الرجل کا داخل کرنا:

Direct Intra Peritoneal Insemination (D.I.P.I)

اس مصنوعی طریقہ میں عورت کی شرمگاہ کے انتہائی آخری حصہ (Posterior Fornix of Vagina) میں انجکشن کے ذریعے پہلے سے حاصل شدہ نطفۃ الرجل کو پیٹ کے زیرین حصہ (Pelvic Cavity) میں ڈال دیا جاتا ہے' جہاں سے وہ خود رحم کے باہر ہی سے قنات المبیض میں داخل ہوکر وہاں پہلے سے موجود بیضہ سے مل نطفۃ الامشاج (Zygote) بنادیتا ہے۔ اور پھر نیچے رحم میں اتر کر عمل تخلیق (Reproduction) شروع کردیتا ہے۔ (۲۵)

(۳) مردانہ وزنانہ نطفوں کا قنات المبیض میں داخل کرنا۔

Gamete Intra Fallopian Transfeer (Gift)

اس مصنوعی طریقے میں ایک آلہ (جس کو لیپروسکوپ Labaroscope کہتے ہیں کی مدد سے پہلے سے حاصل شدہ مردانہ وزنانہ نطفوں کو ناف کے نیچے پیٹ میں چھوٹا سا سوارخ کر کے قنات المبیض میں ڈال دیا جاتا ہے۔ اور وہاں یہ دونوں نطفے آپس میں مل کر نطفہ مخلوطہ کی شکل اختیار کر لیتے ہیں' جس سے بعد میں تخلیق کا عمل شروع ہوجاتا ہے۔ (۲۶)

(۴) بارآور بیضہ کا قنات المبیض میں داخل کرنا:

Zygote Intra Fallopian Tarnsfer (ZIFT)

اس طریقے میں پہلے سے حاصل شدہ مردانہ وزنانہ نطفوں کو رحم کے باہر ملا دیا جاتا ہے' مردانہ نطفہ سے جب بیضہ بارآور ہوجاتا ہے' تو پھر لیپروسکوپ کی مدد سے اس بارآور بیضے کو قنات المبیض میں چھوڑ دیا جاتا ہے۔ (۲۷)

(۵) رحم کے باہر شیشے سے بنے ہوئے پلیٹ میں مصنوعی طریقے سے نطفہ المشاج بنانا:

In Vitor Fertilization (IVE)

اس طریقے میں نطفہ المرأۃ (بیضہ) پہلے سے حاصل کر کے اس کو شیشے کے ایک مخصوص پلیٹ میں رکھ دیا جاتا ہے۔ پھر مصنوعی طریقے سے حاصل شدہ مادہ' منویہ میں سے تقریباً ایک لاکھ تخلیقی خلیے (Spermacells) اس بیضے کے ساتھ چھوڑ دیئے جاتے ہیں۔ لاکھوں مردانہ تخلیقی خلیوں میں سے صرف ایک خلیہ بیضہ کو بارآور بنادیتا ہے۔ ایک رات گزرنے کے بعد یہ (Zygote) دو خلیوں میں تبدیل ہوجاتا ہے۔ اڑتالیس گھنٹے کے بعد یہ بارآور بیضہ چار خلیوں میں

تبدیل ہو جاتا ہے۔ جسکو طبی اصطلاح میں Cleavage کہا جاتا ہے [۲۸] اسکے بعد اس کو انجکشن کی مدد سے فرج کے راستے رحم میں چھوڑ دیا جاتا ہے' جہاں یہ خود بخود رحم کے ساتھ چپک کر علقہ کے مرحلے میں داخل ہو جاتا ہے۔ [۲۹]

سائنسی ایجادات وانکشافات کی بدولت جہاں انسان کو بے شمار سہولتیں ملیں' جہاں اس کے بہت سارے مسائل ومشکلات حل کئے' وہاں انہیں ایجادات نے انسان کو ایسے گھمبیر مسائل میں بھی الجھا دیا جس کو سلجھانے کے لئے خود سائنسدان بھی حیران وپریشان ہیں۔ [۳۰]

ان سائنسی ایجادات نے ایسے معاشی' معاشرتی' قانونی اور اخلاقی مسائل پیدا کر دیئے ہیں۔ جس نے ماہرین معاشیات' ماہرین عمرانیات' قانون دانوں اور مذہبی رہنماؤں کے تمام اصولوں اور اخلاقی پابندیوں کو تہس نہس کر کے رکھ دیا ہے۔

ٹسٹ ٹیوب بے بی ان چند سائنسی ایجادات میں سے ایک ہے۔ جس کی وجہ سے معاشرے میں بہت سارے معاشی' معاشرتی اور اخلاقی مسائل نے جنم لیا۔ [۳۱]

ابتداء میں سائنسدانوں نے ٹسٹ ٹیوب بے بی پیدا کرنے کیلئے صرف اپنے شوہر کے نطفہ کو استعمال کرنا شروع کیا لیکن جلد ہی نہ صرف غیر مردوں کے نطفوں کا استعمال شروع ہوا' بلکہ مردوں کے نطفے کی خرید وفروخت کا مذموم کاروبار بھی شروع ہوا اور ان نطفہ دینے والوں کو DONOR یعنی رضا کار کے نام سے موسوم کر دیا گیا' اور اسکے لئے یہ عجیب منطق پیش کیا جانے لگا کہ کسی دوسرے کے بچے کو گود لینے سے بہتر یہ ہے کہ ایک ایسے بچے کو جنم دیا جائے' جس میں کم از کم نصف نطفہ تو اپنا ہوتا ہے۔ [۳۲]

اسی طرح بیوی کے بیضہ دان کے بیکار ہونے کی صورت میں پرائی عورت کا بیضہ لے کر اپنی بیوی کے رحم میں بارآور کیا جانے لگا۔ اور یوں اس معاشرے کے برائے نام شرفاء کے ہاں حرامی بچے پیدا کئے جانے لگے۔

مغرب کے سرمایہ دارانہ ذہن نے ہر اس کام کو جائز قرار دیا' جس میں کسی نہ کسی شکل میں دولت سمیٹنے کے اسباب ہوں' یہی وجہ ہے کہ مغرب کے مادر پدر آزاد معاشرے نے رحم مادر کو بھی نہیں بخشا اور اسے بھی کمائی کا ایک ذریعہ بنا دیا' گزشتہ چند سالوں سے مغرب میں تأجیر الرحم (رحم کرائے پر دینا) کا گھناؤنا کاروبار شروع ہو چکا ہے۔ ہوتا یوں ہے کہ جب کوئی شادی شدہ جوڑا نارمل طریقے سے بچہ پیدا کرنا نہیں چاہتا یا کسی بیماری کی وجہ سے ایسا ممکن نہ ہو' تو وہ جوڑے اپنے نطفوں کے لئے کسی پرائی عورت کے رحم کو کرائے پر حاصل کر لیتا ہے۔

امریکہ میں رحم کرائے پر حاصل کرنے کے لئے باقاعدہ ڈیلر ہوتے ہیں۔ جو ۱۵ رہزار امریکی ڈالرز کے بدلے ۹ ماہ کے لئے خواتین کے رحم کرائے پر دیتے ہیں۔ لیکن اگر ڈیلر کے واسطے کے بغیر براہ راست کسی خاتون کا رحم کرائے پر حاصل کیا جائے۔ تو پھر اسے ۱۰ رہزار ڈالر ادا کئے جاتے ہیں۔ [۳۳]

جب سائنس اور ٹیکنالوجی کو اخلاقی اقدار سے الگ کرلیا گیا اور جماعت کے بجائے فرد کو اہمیت دی جانے لگی تو سائنس نے ترقی تو کی لیکن یہ ترقی فیضان سماوی سے محروم رہی' اور فیضان سماوی سے محروم ہونے کی بناء پر یہ ترقی بنی نوع انسان کی مجموعی بھلائی کے کام نہ آئی (۳۴)

لیکن اس کے باوجود عقل کے ان اندھوں کو ان قباحتوں اور ہولناکیوں میں بھی اپنا معاشرہ تہذیب یافتہ نظر آتا ہے۔

معزز ارباب علم دانش!

تأجیر الرم کی صورت میں بننے والی حاملہ کو سروگیٹ ماں (Surrogate Mother) کے نام سے موسوم کردیا گیا ہے۔ جس کے لئے عربی میں الام البدیلة کی اصطلاح وضع کی گئی ہے۔ (۳۵)

تأجیر الرحم کا پیشہ اتنی خطرناک شکل اختیار کرچکا ہے' کہ اٹلی میں ایک عورت نے اپنے پہلے شوہر سے ہونے والی بیٹی کے رحم میں اپنا اور اپنے دوسرے شوہر کا نطفہ مصنوعی طریقے سے ڈال کر اسے حاملہ بنادیا۔ اور یوں ایک بیٹی کے رحم میں سے ایک ایسا لڑکا پیدا کیا گیا۔ جو نسب کے اعتبار سے تو اسکا بھائی تھا' لیکن وضع حمل اور رحم کی مناسبت سے اس کا بیٹا بنا (۳۶) اور یوں اخلاقیات کے تمام اصولوں کی دھجیاں اڑادی گئیں۔

محترم اصحاب علم وفضل:

ٹیسٹ ٹیوب بے بی' تأجیر الرحم اور الام البدیلة (سروگیٹ ماں) نے اسلامی معاشرے میں بہت سارے نئے فقہی مسائل کو جنم لیا ہے۔

اور بنوں فقہی کانفرنس میں شریک علماء کرام سے بجا طور پر یہ توقع کی جارہی ہے' وہ سر جوڑ کر ان نئے مسائل کیلئے قرآن وسنت کی روشنی میں ایسے جامع حل نکالنے کی کوشش کریں گے جن کی بدولت امت مرحومہ کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے میں مدد ملے گی۔

حضرات گرامی!

اب میں آپ کی خدمت میں چند سوالات پیش کرنا چاہتا ہوں آپ حضرات کوئی حتمی رائے دینے سے قبل اس موضوع کے تمام پہلوؤں کو مدنظر رکھیں۔

سوالات:

۱۔ کیا انتہائی مجبوری کی حالت میں ایک جوڑے کو اپنے ہی نطفوں سے ٹسٹ ٹیوب بے بی پیدا کرنے کی اجازت دی جاسکتی ہے؟ (یاد رہے کہ شیخ الازھر نے میاں بیوی ہی کے نطفوں سے ٹسٹ ٹیوب بے بی پیدا کرنے کو جائز قرار دیا ہے) ۳۶

۲۔ کیا شوہر کے علاوہ رضا کار کے نطفہ سے پیدا ہونے والے بچے پر ولد الزنا کا اطلاق ہوسکتا ہے؟

۳۔ اگر یہ بچہ ولد الزنا ہے تو حد کس پر جاری کیا جائے گا؟ بچہ جننے والی عورت پر یا رضا کار پر؟

۴۔ کیا رضا کار کے نطفہ سے پیدا ہونے والا بچہ پرورش نفقہ اور وراثت میں حقیقی اولاد کی طرح ہوگا یا نہیں؟ (یاد رہے کہ برطانوی قانون کے تحت رضا کار کے نطفہ سے پیدا ہونے والا بچہ حق وراثت سے محروم قرار دیا گیا ہے۔(۳۷)

۵۔ کیا شرعاً تاجیر الرحم جائز ہے؟ اگر نا جائز ہے تو کیا ایسی عورت پر حد جاری کیا جاسکے گا یا نہیں؟

۶۔ کیا ایک شادی شدہ عورت شوہر کی اجازت کے بغیر اپنے رحم کی بکنگ کر سکتی ہے۔؟

۷۔ اگر شوہر اپنی بیوی کو تاجیر الرحم کی اجازت دے تو اس صورت میں پیدا ہونے والے بچے کا اس عورت کے حقیقی بچوں سے رشتہ کیا ہوگا؟

۸۔ ایک کثیر العیال عورت کا کوئی ذریعہ روزگار نہیں اور وہ اپنا اور بال بچوں کا پیٹ پالنے کے لئے بدکاری کرتی ہے کیا بدکاری سے بچنے کے لئے وہ اپنا رحم کرائے پر دے سکتی ہے؟

۹۔ کیا ایک شوہر اپنی دو بیویوں میں سے ایک کا بیضہ لے کر دوسری بیوی کے رحم میں ڈال سکتا ہے؟

۱۰۔ کیا شرعاً نطفوں (مردانہ وزنانہ) کی خرید و فروخت کی اجازت دی جاسکتی ہے؟ اگر نہیں تو نطفوں کی خرید و فروخت کرنے والوں کے لئے تعذیر کیا ہوگی؟

۱۱۔ کیا ایک عورت اپنے رحم میں بیک وقت دو بچے پیدا کرنے کے لئے اپنے نطفہ الامشاج کے علاوہ غیروں کا نطفہ الامشاج داخل کر سکتی ہے اور ان دونوں بچوں کا آپس میں رشتہ کیا ہوگا؟

---

## حواشی

(۱) An Introduction to Embryology P:7

(۲) Foundation of Embryology PP:S-7

(۳) The Developing Human P:9

(۴) دیکھئے حوالہ نمبر ۲ (۵) دیکھئے حوالہ نمبر۲ (۶) الحجرات ۴۹:۱۳

(۷) مسند احمد ۱:۴۶۵ (۸) الروم ۳۰:۲۱

(۹) (الف) سنن ابوداؤد کتاب النکاح (ب) سنن نسائی کتاب النکاح

(۱۰) Clinical Embroyology P:9

(۱۱) Gynaecology Illustrated PP:466 -468

Journal of American Association for the Advancement of Science,1962,P147

(۱۲) Year Book of Obstetrics and Gynaecology 1977, P:351

(۱۳) دیکھئے حوالہ نمبر ۱۱۔

(۱۴) Text book of obstetrics and gynaecology P:559

Fundamentals of Obstetrics and Gynaecology PP:21-29

(۱۵) ایضاً (۱۶) دیکھئے حوالہ نمبر ۱۱ ۔ص ۴۶۲

(۱۷) Science, Journal (Sci,J) London 6:37, 1970

(۱۸) دیکھئے حوالہ نمبر ۱۱ ۔ص ۴۵۸ (۱۹) دیکھئے حوالہ نمبر ۱۴

(۲۰) Gynaecology By Ten Teachers P:234 (۲۱) ایضاً

(۲۲) خلق الانسان بين الطب والقرآن ص :۵۲۷. ۵۳۰ المجتمعة . مجلة الاسلامية جمادى الأخرة ۱۴۱۰ھ ص :۴۶. ۴۸. (۲۳) دیکھئے حوالہ نمبر ۲۰

(۲۴) (الف) دیکھئے حوالہ نمبر ۱۴۔ (ب) ایضاً حوالہ نمبر ۲۰

(۲۵) (الف) Principles of Gynaecology PP:604-606 (ب) دیکھئے حوالہ نمبر ۲۰

(۲۶) دیکھئے حوالہ نمبر ۱۴ (ب) ایضاً حوالہ نمبر ۲۰ (۲۷) دیکھئے حوالہ نمبر ۱۰

Invitro Fertilization / Embryo Transfer in the United States in 1985, Fertile Sterile (jr)

(۲۸) دیکھئے حوالہ نمبر ۲۰ ص۔۲۳۶

(۲۹) Proceeding of World Congress of in vitro Fertilization and Alternate Assisted Reproduction, 1989

(ii) To be or not to be ? That is conception! Managing in Vitro Fertilization Programs, 1990

(۳۰) مقدمہ سائنس و مسائل امروز و ص ۴۰۔۴۱ (۳۱) دیکھئے حوالہ نمبر ۲۲

(۳۲) دیکھئے حوالہ نمبر ۱۲۔ ایضاً حوالہ نمبر ۲۵

(۳۳) دیکھئے حوالہ نمبر ۲۲ (ب) طبی فقہی مسائل ورکشاپ خطبہ افتتاحیہ۔ ملک معراج خالد ریکٹر بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی

(۳۴) ۳۰ جون سنہ ۱۹۹۵ء

(۳۵) Medical Dictionary (english to Arabic) under the heading"surrogate"

(ii) Lets be honest with one an other, the in vitro fertilization pregnancy rate......

Fertile Steril (Jr) 1985:43 : 511-3

(۳۶) دیکھئے حوالہ نمبر ۲۲ (۳۷) دیکھئے حوالہ نمبر ۲۵ ص:۶۰۶

---

## مراجع ومصادر

۱۔ قرآن کریم۔ ۲۔ ابوداؤد سلیمان بن الاشعث بحستانی، سنن ابوداؤد، مکتبہ امدادیہ ملتان

۳۔ ابی عبدالرحمٰن احمد بن شعیب النسائی، سنن نسائی مکتبہ سلفیہ لاہور

۴۔ امام احمد بن حنبل، مسند احمد، دار الفکر بیروت۔

۵۔ طبی فقہی مسائل (ورکشاپ) منعقدہ زیر اہتمام شعبہ فقہ و قانون، بین الاقوامی یونیورسٹی اسلام آباد، ۲۸۔۳۰ جون ۱۹۹۵ء

۶۔ عبدالرؤف نوشہروی۔ سائنس اور مسائل امروز۔ آل ایجوکیشن کانفرنس کراچی ۱۹۸۲

۷۔ مولانا خالد سیف اللہ رحمانی۔ جدید فقہی مسائل، مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور

۸۔ محمد علی البار۔ خلق الانسان بين الطب والقرآن. الدار السعودية للنشر والتوزيع سعودى عربيه ۱۹۸۸ء

۹۔ المجتمع۔ مجلة الاسلامية جمادى الآخرة ۱۴۱۰ھ لجنة الدعوة الاسلامية . كويت

۱۰۔ میڈیکل ڈکشنری (انگلش۔عربی) محمد یوسف الحی مکتبہ العربیۃ لبنان۔

۱۱۔ American Journal of obstet and gynecol Vol:166- No I Part I January 1993

۱۲۔ Austin C.R, The egg and fertilization, Sei, J (London) 6:37,1970

۱۳۔ Behrman S.J (etc) Progress in infertility 3rd edition 1988, Bostan,

۱۴۔ Bradley M. Pattan, Foundation of embryology, M.C Graw Hill Book Co London 1964

۱۵۔ B.I Bailansky, An introduction to Embryology, Hott. Saundors Newyork, 1981

۱۶۔ Bishop, D-Sperm Motility, Physiol Rev 42:1,1962

۱۷۔ Derek. L Jones, Fundamentals of Obstetrics and Gynaecology Vol. 2 (5th Edition 1990) English Language book society London.

۱۸۔ Dew Hursts, Text book of obstetrics and gynaecology (5th edition 1995, Marston book Service Ltd Oxford.

۱۹۔ Gavan (etc) Gynaecology illustrated (4th edition) Churchill Living stone.

۲۰۔ H.M. Carey, Clinical uses of Female sex steroids, Buttor worth Sydney, 1978

۲۱۔ Insler V and Lunenfeld B. Infertility: Male and Female, Churechill Living stone Newyork, 1986

۲۲۔ Jeffcoate, Principles of Gynaecology (4th Edition) Butter worth sydney.

۲۳۔ Jeoffrey V. P, Chamber Lain, Gynaecology By ten teachers (16th Edition 1995) ELBS. The bath Press Avon.

۲۴۔ Keith. L.Moore, The Developing Human, W.B. Saundors Co.London, 1983

۲۵۔ Medical Research International, the American - Fertility Society Special Interest group, IVF. Embryo transfer in the U.S.A 1985, 1986, 1987, 1988

۲۶۔ Pitkin, 1977 year book of obstetrics and Gynaecology; Year book Medical Publishers INC London.

۲۷۔ Proceeding of the 4th world congress of IVF and Alternate Assisted Reproduction, Jerusalem, 1989.

۲۸۔ Ricard. S.Snell, Clinical Embryology (3rd Edition 1983) Lille Brown Co. Bostan.

۲۹۔ Soules Mr. The in Vitro Fertilization Pregnancy Rate, Let us be honest with one an other, Fertil steril 1985:43 :511-3

۳۰۔ Spermetozoon Motility Publication No 72 (J.A.A.A.S) Washington D.C.1962

۳۱۔ Wood C & trounson, A (1989) (eds) Clinical in vitro fertilization (2nd edition) London.

۳۲۔ World Health Organization (1987). WHO Labortory Manual for the examination of Human Seman, Cambridge University Press.


---